(1)

18378

دار الافتاء

جناب مفتی صاحب دار العلوم کراچی

السلام علیکم

عرض ہے کہ جامع مسجد طیبہ جمال گرینڈ اورنگی میں 20 سالوں سے قاری شاہ حسین صاحب مؤذن کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ مؤذن صاحب کو مسجد کی طرف سے رہنے کے لیے گھر بھی دی گئی ہے جو مسجد کے ساتھ منسلک ہے۔ قاری صاحب کا انتقال 2 جولائی سنہ 2018ء کو ہوگیا۔ اب اس کی بیوہ اور 3 بچے ہیں جو مسجد کے گھر میں رہائش پذیر ہیں۔ 4 بیٹے ہیں اور ایک بیٹی ہے۔ پہلے بیٹے کی عمر 17 سال اور دوسرے کی 13 سال عمر ہے۔ دونوں بیٹے دینی اور دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے ان پڑھ ہیں۔

پچھلے 4 مہینے سے ہم مسجد کی طرف سے ان کی بیوہ کو پوری تنخواہ دے رہے ہیں۔ قاری صاحب سید خاندان سے تھے۔ مسجد کی کوئی خرائج آمدنی نہیں ہے۔ اب مسجد میں رہائش پذیر مؤذن کی سخت ضرورت ہے۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ ہم قاری صاحب (مرحوم) کے بچوں سے مسجد کا گھر خالی کروا سکتے ہیں یا نہیں، یا ان کو کسی اور جگہ میں جگہ دلا کر مسجد کی طرف سے ایک سال یا 2 سال تک گھر کا کرایہ دے سکتے ہیں یا نہیں۔

شریعت کے مطابق ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ وضاحت کے ساتھ اس مسئلے کا حل بتائیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ صدر بی ایچ

شکریہ

Mujahid Ali 15/11/2018

درخواست گزار

مسجد انتظامیہ جامع مسجد طیبہ

~~0333-3587~~ (0331-3587826) (0323-3370936)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًومصلیًا

مرحوم مؤذن صاحب کے گھر والوں کے ساتھ ان کی سابقہ خدمات کی وجہ سے تعاون کرنا بلاشبہ اجر وثواب کا کام ہے، مگر یہ تعاون مسجد کے چندہ سے یا مسجد کے مجموعی فنڈ سے نہیں کرسکتے، اسی طرح کسی خدمت کے بغیر مسجد کے گھر میں ان کو ٹھہرانا بھی درست نہیں ہے، البتہ یہ طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے کہ ان کے نام سے الگ سے عطیات کا فنڈ قائم کردیا جائے یا کچھ مخیر حضرات ان کے اخراجات کی ذمہ داری اٹھالیں، اور یہ صورت بھی ہوسکتی ہے کہ مرحوم مؤذن صاحب کے کسی ہوشیار بیٹے کو مسجد کی صفائی وغیرہ کی خدمت دیدی جائے اور اس پر مناسب تنخواہ اور رہائش دیدی جائے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٤ / ٣٦٧)

(قوله: ثم ما هو أقرب لعمارته إلخ) أي فإن انتهت عمارته وفضل من الغلة شيء يبدأ بما هو أقرب للعمارة وهو عمارته المعنوية التي هي قيام شعائره قال .....كالإمام للمسجد، والمدرس للمدرسة يصرف إليهم إلى قدر كفايتهم، ثم السراج والبساط كذلك إلى آخرالمصالح

، هذا إذا لم يكن معينا فإن كان الوقف معينا على شيء يصرف إليه بعد عمارة البناء اهـ قال في البحر والسراج بالكسر: القناديل ومراده مع زيتها والبساط بالكسر أيضا الحصير، ويلحق بهما معلوم خادمهما وهما الوقاد والفراش فيقدمان وقوله إلى آخر المصالح: أي مصالح المسجد يدخل فيه المؤذن والناظر ويدخل تحت الإمام الخطيب لأنه إمام الجامع اهـ ملخصا ثم لا يخفى أن تعبير الحاوي بثم يفيد تقديم العمارة على الجميع كما هو إطلاق المتون فيصرف إليهم الفاضل عنها خلافا لما يوهم كلام البحر نعم كلام الفتح الآتي يفيد المشاركة ويأتي بيانه فافهم.

الفتاوى الهندية – (٢ / ٤٦١)

ولو نصب القاضي خادما للمسجد إن كان الواقف شرط ذلك في وقفه جاز وحل له الأخذ وإن لم يشترط لا يجوز، كذا في السراج الوهاج ناقلا عن الواقعات.

وللمتولي أن يستأجر من يخدم المسجد يكنسه ونحو ذلك بأجر مثله أو زيادة يتغابن فيها فإن كان أكثر فالإجارة له وعليه الدفع من مال نفسه ويضمن لو دفع من مال الوقف وإن علم الأجير أن ما أخذه من مال الوقف لا يحل له، كذا في فتح القدير..

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

لما الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٤ / ٢١٨)

ونقل العلامة البيري عن الخزانة عن مبسوط فخر الإسلام: إذا مات من له وظيفة في بيت المال لحق الشرع وإعزاز الإسلام كأجر الإمامة والتأذين، وغير ذلك مما فيه صلاح الإسلام والمسلمين وللميت أبناء يراعون ويقيمون حق الشرع وإعزاز الإسلام، كما يراعي ويقيم الأب فللإمام أن يعطي وظيفة الأب لأبناء الميت لا لغيرهم لحصول مقصود الشرع، وانجبار كسر قلوبهم. اهـ.---------- قال البيري أقول: هذا مؤيد لما هو عرف الحرمين الشريفين ومصر والروم من غير نكير من إبقاء أبناء الميت ولو كانوا صغارا على وظائف آبائهم مطلقا من إمامة وخطابة، وغير ذلك عرفا مرضيا لأن فيه إحياء خلف العلماء ومساعدتهم على بذل الجهد في الاشتغال بالعلم، وقد أفتى بجواز ذلك طائفة من أكابر الفضلاء الذين يعول على إفتائهم. اهـ. قلت: ومقتضاه تخصيص ذلك بالذكور دون الإناث، وأنت خبير بأن الحكم يدور مع علته، فإن العلة هي إحياء خلف العلماء ومساعدتهم على تحصيل العلم، فإذا اتبع الابن طريقة والده في الاشتغال في العلم، فذلك ظاهر.....والله سبحانه وتعالىٰ اعلم.

الجواب صحیح

محمد عبد المنان عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۰ / ربیع الاوّل / ۱۴۴۰ھ

29/نومبر/2018ش

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۰ / ربیع الاوّل / ۱۴۴۰ھ

29/نومبر/2018ش

الجواب صحیح

محمد طاہر غزالی

۲۰/۳/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

۲۲/۳/۱۴۴۰ھ

Scanned by CamScanner